# پریس کانفرنس

11-08-2005

لاہور۔ پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' کا ایک اہم اجلاس گذشتہ روز جامعہ اشرفیہ لاہور میں مولانا فضل الرحیم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ ورکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوا۔

''اتحاد تنظیمات دینیہ پاکستان'' کے اجلاس میں ملک کی موجودہ صورتِ حال، مدارس کے خلاف آپریشن، پروپیگنڈہ مہم اور مدارس کو درپیش مسائل پر غور وخوض کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' جو ایک مضبوط، فعال، متحرک اور غیر سیاسی تنظیم اور اتحاد ہے اسے مزید مؤثر اور ہمہ جہتی بنانے کے لیے اضلاع اور تحصیل کی سطح تک وسعت دی جائے گی اور دینی مدارس کی خدمات، اہمیت اور افادیت سے عوام کو مطلع کرنے، رائے عامہ کو مدارس کے حق میں ہموار اور منظم کرنے، دینی مدارس کے باہمی رابطہ کو مزید مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے عنقریب ملک گیر مہم کا آغاز کیا جائے گا اور ایک ماہ کے اندر اندر ملک بھر کے اضلاع اور تحصیلوں میں اس کی تنظیمیں قائم کردی جائیں گی۔

''اتحاد تنظیمات'' کے دستور کو مرتب کرنے کے لیے مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی سربراہی میں مولانا محمد عباس نقوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد یٰسین ظفر، مولانا عبدالمالک پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی گئی ہے۔ مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دینی مدارس کا تحفظ ودفاع، تمام مسلمانوں کی مشترکہ ذمہ داری اور فرض ہے۔ مدارس کا تحفظ ایک خالص دینی اور ملی مسئلہ ہے اور ہم تمام مصلحتوں سے بالاتر ہوکر مدارس کا تحفظ و دفاع کریں گے۔

اتحادِ تنظیمات مدارس دینیہ کی مرکزی قیادت عنقریب صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کرکے مدارس کے مسائل، غیر ملکی طلبہ کی تعلیم، مدارس کی رجسٹریشن اور دینی مدارس کے وفاقوں کو بورڈ کا درجہ دینے جیسے موضوعات پر تبادلۂ خیال اور مذاکرات کرے گی، ہمیں امید ہے کہ یہ مذاکرات کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر حکومت نے ان مسائل پر غیر لچکدار رویہ اختیار کیا تو ہم ملک کی تمام قوتوں کو ساتھ لے کر اپنے متفقہ لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ دینی مدارس کا دفاع درحقیقت ملک کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع ہے۔ جس ملک کی نظریاتی سرحدیں محفوظ نہ رہیں تو اس کی جغرافیائی سرحدیں بھی غیر محفوظ ہوجاتی ہیں۔

''اتحاد'' نے اپنے مشترکہ اعلانیہ میں اس مؤقف کا اعادہ کیا کہ دینی مدارس نے رجسٹریشن سے نہ پہلے کبھی انکار کیا تھا نہ اب ہے۔ البتہ رجسٹریشن کے طریقہ کار کے لیے مذاکرات ومشاورت کی ضرورت ہے۔ حکومت کی طرف سے رجسٹریشن کے کسی طریقِ کار اور قانون کی تعیین کے بغیر ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کی ڈیڈ لائن دے دی گئی ہے اس سلسلہ میں اتحاد اور حکومت کے درمیان مشاورت اور مذاکرات ضروری ہیں۔ حالیہ ڈیڈ لاک سے ملک دشمن عناصر کو حکومت اور دینی حلقوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آراء کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ مختلف اضلاع میں مقامی انتظامیہ کی جانب سے مدارس کے کوائف معلوم کرنے کے لیے ایک فارم تقسیم کیا جارہا ہے اور انتظامیہ کے افراد اس کی آڑ میں مدارس میں خوف وہراس کی فضا پیدا کررہے ہیں جب کہ یہ فارم کسی مجاز اتھارٹی کی طرف سے جاری نہیں کیے گئے نہ ہی اس سلسلہ میں مرکزی یا صوبائی حکومتوں کی طرف سے کوئی ہدایت دی گئی۔ اس سلسلہ میں بھی قبل ازیں حکومت سے یہ طے ہو چکا تھا کہ وہ مدارس سے متعلق معلومات اور کوائف کے لیے متعلقہ ''وفاق'' سے رجوع کرے گی۔ مقامی سطح پر مدارس کو خوفزدہ اور پریشان کرنا اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہے اس لیے ہم ان فارموں کو مسترد کرتے ہیں۔ اجلاس میں غیر ملکی طلبہ کو بلا امتیاز وبلا تاخیر ڈی پورٹ کرنے کے حکومتی فیصلے پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ فیصلہ نہ صرف علم کے دروازے بند کرنے کے مترادف ہے بلکہ اس سے پاکستان کے روایتی حریف بھارت کو عملاً فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ بھارت نے ایسے تمام غیر ملکی طلبہ کو ویزے دینے کا اعلان کیا ہے۔

مدارس کسی شخص کے غیر قانونی طور پر ملک میں ٹھہرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتے۔ اُن کا مؤقف یہ ہے کہ قانونی تقاضوں اور سفری دستاویزات مکمل کرنے والے طلبہ کو اجازت نہ دینا اور ڈی پورٹ کرنا انصاف کے خلاف ہے بالخصوص جب کہ صدر مملکت نے ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو اتحاد کے وفد کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ تعلیمی ویزہ اور این او سی رکھنے والے غیر ملکی طلبہ کو تعلیم جاری رکھنے کی اجازت ہوگی۔ موجودہ فیصلہ اس یقین دہانی کے منافی ہے۔ نیز یہ فیصلہ کرتے ہوئے مدارس کے ایجوکیشن سسٹم سے مکمل لاعلمی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس لیے کہ دینی مدارس کے سالانہ امتحانات میں صرف دو ہفتے باقی ہیں اس عاجلانہ فیصلے سے ہزاروں طلبہ کا تعلیمی مستقبل مخدوش ہو گیا ہے۔ لہٰذا حکومت اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور اس سلسلہ میں بلا جواز شدت پسندی سے اجتناب کیا جائے۔ اجلاس میں دینی مدارس کے وفاقوں کو بورڈ کا درجہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ حکومت نے اس سلسلہ میں سنجیدہ غور وفکر کی یقین دہانی کرائی تھی اس عرصہ میں آغا خان تعلیمی بورڈ کو قانونی حیثیت دی گئی، لیکن مدارس کے وفاقوں کو بورڈ کا درجہ دینے کے لیے کوئی پیش رفت نہیں کی گئی!!! اس کے لیے ضروری ہے کہ فوری طور پر عملی اقدامات کیے جائیں۔

# شرکاء اجلاس اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان

## منعقدہ ۴ رجب ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۰ اگست ۲۰۰۵ء

| | |
|---|---|
| ۱۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب | ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان<br>رابطہ سیکریٹری اتحادِ تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان |
| ۲۔ مولانا فضل الرحیم صاحب | رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان و<br>نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور |
| ۳۔ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب | ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان |
| ۴۔ مولانا محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی صاحب | نائب ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان |
| ۵۔ حافظ سید ریاض حسین نجفی صاحب | صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان |
| ۶۔ مولانا سید نیاز حسین نقوی صاحب | نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان |
| ۷۔ مولانا سید محمد عباس نقوی صاحب | ناظم اعلیٰ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان |
| ۸۔ نصرت علی شہانی صاحب | ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان |
| ۹۔ مولانا محمد یٰسین ظفر صاحب | رابطہ سیکریٹری وفاق المدارس السلفیہ پاکستان |
| ۱۰۔ حضرت مولانا محمد یونس بٹ صاحب | مدیر وفاق المدارس السلفیہ پاکستان |
| ۱۱۔ مولانا فتح محمد صاحب | نائب صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ منصورہ پاکستان |
| ۱۲۔ مولانا سید قطب صاحب | ناظم امتحانات رابطۃ المدارس الاسلامیہ منصورہ پاکستا |
| ۱۳۔ حافظ عطاء الرحمٰن مدنی صاحب | مہتمم جامعہ عربیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ |